نائجیریا میں شریعت کا نفاذ

شیخ صالح اوکینوا
ڈیپارٹمنٹ آف ریلیجیس سٹڈیز
یونیورسٹی آف جاس

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ نائیجیریا میں شریعت کا نفاذ غیر آئینی ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ غیر منطقی ہے۔ بعض کا خیال ہے کہ شریعت کا نفاذ ایسے مما لک میں ہونا چاہئے جہاں مسلمان ہی آباد ہوں، نائیجریا جیسے ملک جہاں عیسائیوں کی ایک وسیع تعداد موجود ہے وہاں شریعت کا نفاذ مسلمانوں کی جانب سے ایک خودغرضانہ اقدام ہوگا۔ جہاں تک آئین میں شریعت کا تعلق ہے یہ بات قابل غور ہے کہ انگریزوں کی آمد سے پہلے اس ملک کے ان حصوں میں شریعت کو قانونی حیثیت حاصل تھی جو آج شمالی نائیجیریا کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

انگریزوں کی آمد کے بعد لارڈ لیوگرڈ (Lord Lugard) نے ملک میں شریعت کی جگہ انگریزی قانون کے نفاذ کے لئے بہت زیادہ کوششیں کیں۔ ان کی یہ کاوش اپنے عروج پر اس وقت پہنچی جب یہ احکامات جاری کر دئے گئے کہ نائیجریا میں غیر ملکی سرمایہ کاری اور طاقت کی منتقلی اسی وقت ممکن ہوگی جب وہاں کے لوگ انگریزی پینل کوڈ کو قبول کرلیں گے۔ یہی وجہ تھی کہ اس وقت کے سر احمد بیلوے جو شمالی نائیجیریا کا سربراہ اعلیٰ تھا، صرف اور صرف آزادی کے حصول کے لئے انگریزوں کے تمام اقدامات کو قبول کرلیا۔

جمہوریت کے حصول کے بعد مسلمانوں نے طاقت کے دوبارہ حصول کے موقع کو غنیمت سمجھتے ہوئے، شریعت کو قانونی دائرہ میں ڈھالتے ہوئے انگریز کے قانون کی نئے سرے سے تجدید کی۔ پینل کوڈ میں ایسے تمام قوانین جو غیر اسلامی تھے انہیں مالکی فقہ کے مطابق ڈھال دیا گیا کیونکہ عام لوگوں کا خیال ہے کہ خدا کا قانون انسانی قانون سے بالاتر ہے۔ جہاں تک مسلمانوں پر یہ الزام کہ انہوں نے عیسائیوں پر شریعت نافذ کی، تو انگریز دور میں مسلمانوں، پر بھی تو عیسائی قانون کا نفاذ ہوا تھا۔

اکثر عیسائی یہ تصور کرتے ہیں کہ شریعت کے نفاذ کے پیچھے کوئی خفیہ ایجنڈا کارفرما ہے۔ جس کی ایک مثال عبوجہ کی نیشنل کانفرنس میں ایک پادری کی گفتگو ہے، عبوجہ میں نیشنل کانفرنس میں اعلیٰ درجے کے کیتھولک پادری نے یہ کہا کہ اگر شریعت کے مسئلہ کو بعض معروف لوگوں کی طرف سے سامنے لایا جاتا تو ہم اس کی حمایت کرتے۔ جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ سیاسی نوعیت کا ہے، مذہبی نہیں۔ اکثریت کا خیال ہے کہ مسلمان عیسائی صدر کی وجہ سے مطمئن دکھائی نہیں دیتے جب کہ عیسائی صدر ہی شریعت کے نفاذ کی وجہ ہیں جس کا ذکر 28 فروری 2000ء کے گارڈین کے شمارے میں بھی کیا گیا تھا۔

بعض عیسائی لوگوں کے مطابق شریعت کا نفاذ عام غریب آدمی پر ہوتا ہے۔ گائے کی چوری کا تعلق عام اور غریب انسان سے ہے۔ ایسوسی ایٹ پروفیسر ڈینی مکین (Danny Mccain) کے مطابق جب شرعی عدالتیں بڑے بڑے لوگوں کو سزا نہیں دیں گی جنہوں نے کھربوں روپے ناجائز طریقے سے کمائے ہیں۔ اور جب نوجوان سکول کی لڑکیاں امیر لوگوں کی ہوس کا شکار بننے لگیں تو عیسائی شریعت کو کس طرح کسی اور انداز سے سمجھیں گے۔ یہاں ایک نکتہ کی تصیح ضروری ہے کہ عیسائی مرد اور عورت کا اعتراض اسلام کی تعلیمات پر نہیں بلکہ اس کے نفاذ پر ہے۔ اگر انہیں یہ یقین دلایا جائے کہ شریعت کا نفاذ وہاں ہے جہاں ثبوت واضح اور مدلل ہوں ایسے واقعات جہاں ثبوت مشتبہ ہوں وہاں شریعت میں سزاؤں کا نفاذ نہیں ہوتا تو عیسائی برادری شریعت کے بارے میں مختلف انداز سے سوچنے لگے گی۔

بعض غیر مسلموں کے نزدیک شریعت کے نفاذ پر گلیاں اور محلے خون آلود ہو جائیں گے اور اکثر لوگوں کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دیے جائیں گے اور شہروں میں ایسے واقعات رونما ہوں گے جن میں لوگوں کو سنگسار کیا جا رہا ہوگا۔ لوگوں کو سعودی عرب کا رخ کرنا چاہیے جہاں شریعت کا نفاذ صدیوں سے ہے۔ اور وہاں کے تجربات سے استفادہ حاصل کرنا چاہئیے۔

بعض عیسائیوں کا خیال ہے کہ شریعت کے نفاذ سے غیر مسلم لوگ دوسرے درجے کی شہریت حاصل کرلیں گے جب کہ وہ مقامی لوگ بھی ہیں اور عرصہ دراز سے یہاں پر قیام پذیر ہیں۔ البتہ اسلامی دور کی کسی بھی مثال سے اسے ثابت نہیں کیا جا سکتا کہ مسلمان دور حکومت میں کسی غیر مسلم شہری کی تعظیم میں کمی ہوئی ہو یا پھر انہیں دوئم درجے کے شہری کی حیثیت دی گئی ہو۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ شریعت کا نفاذ اسلام کا لازمی جز ہے۔ شریعت کے نفاذ کے بغیر اسلام کا کوئی وجود نہیں، آج کے مسلمان اپنے عیسائی بہنوں اور بھائیوں کو یہ بھی یقین دلانا چاہتے ہیں کہ شریعت کا نفاذ صرف مسلمانوں پر ہی ہے۔ وہ آئینی ذمہ داری سمجھتے ہوئے انہیں دوبارہ یقین دلانا چاہتے ہیں کہ وہ ریاستیں جہاں شریعت

بعض کا خیال ہے کہ شریعت کا نفاذ ایسے ممالک میں ہونا چاہئے جہاں مسلمان ہی آباد ہوں، نائیجریا جیسے ملک جہاں عیسائیوں کی ایک وسیع تعداد موجود ہے وہاں شریعت کا نفاذ مسلمانوں کی جانب سے ایک خودغرضانہ اقدام ہوگا۔

نافذ ہو وہاں عیسائیوں کا تحفظ مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔ وہ عیسائیوں کو یہ بھی یقین دلانا چاہتے ہیں کہ ان علاقوں میں جہاں عیسائی قیام پذیر ہیں وہ وہاں پر اپنی اخلاقی روایات کا نفاذ کر سکتے ہیں۔ اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ انگریزی قانون عیسائی قانون نہیں ہے تو وہ اس میں ترمیم لا کر اس کی تجدید کر سکتے ہیں یا اگر وہ یہ سمجھتے ہیں کہ شریعت کے نفاذ سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دئے جائیں گے تو ایسا ممکن نہیں۔ شرعی سزاؤں کا اطلاق اسی وقت ہوگا جب یہ تسلیم کرلیں گے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں۔ بعض عیسائیوں کا یہ خیال ہے کہ اگر آج شریعت کے نفاذ کی اجازت دی گئی تو مسلمانوں کو دوبارہ روکا نہیں جا سکے گا۔ اگر مسلمانوں کو ایک انچ جگہ دے دی گئی تو وہ ایک میل کا احاطہ حاصل کرلیں گے۔ تو اس میں ذرہ بھی حقیقت نہیں۔ اسلام علاقوں پر قبضے کے لئے نہیں بلکہ انسان کو دنیا و آخرت کا نفع پہنچانے کے لیے آیا ہے۔